وفیات

حضرت مفتی ضیاء الحق صاحب رحمہ اللہ — ایک مبلغ کی وفات

حضرت مفتی ضیاء الحق ؒ ۴/ اگست ۱۹۴۹ء میں شکر گڑھ کے گاؤں گمٹالہ کے مشہور دینی و علمی گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد حاجی شبیر احمد صاحب سرکاری ملازم ہونے کے باوجود خالص مذہبی اور علمی شخص ہیں۔ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے خاص مریدین میں سے ہیں اور اس وقت تبلیغی جماعت لاہور کے امیر ہیں۔

حضرت مفتی صاحبؒ تین سال کی عمر میں ۱۹۵۲ء میں لاہور منتقل ہو گئے تھے۔ ۱۹۵۸ء میں رائے ونڈ چلے گئے۔ حضرت مفتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا یوسف کاندھلویؒ، شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ، حاجی عبدالوہاب امیر تبلیغی جماعت اور دیگر اکابرین کے بہت ہی لاڈلے تھے۔ اس لیے سب نے مشورہ کیا اور رائے ونڈ میں مدرسہ قائم کرنے اور حضرت مفتی صاحبؒ کی اپنے سائے میں تعلیم وتربیت کا فیصلہ کیا۔ یوں بین الاقوامی درس گاہ مدرسہ عربیہ رائے ونڈ کے قیام کا سبب بنے اور ابتدائی طالب علم ہونے کا شرف حضرت مفتی صاحبؒ کو ملا۔ ابتدائی کتب کی تکمیل کے بعد جامعہ اشرفیہ لاہور میں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا رسول خان صاحبؒ، مفتی جمیل احمد صاحبؒ، مولانا عبیداللہ اور مولانا عبدالرحمٰن اشرفی دامت برکاتہم العالیہ اور دیگر اساتذہ سے ۱۹۶۸ء میں سند حدیث حاصل کی۔ ۱۹۶۹ء میں تبلیغی جماعت کے ساتھ سات چلے لگائے۔ اس کے بعد دارالعلوم فیصل آباد میں حضرت مفتی جمال احمد دامت برکاتہم سے تخصص فی الفقہ کی سند حاصل کی، پھر دارالعلوم فیصل آباد میں ناظم مقرر ہوئے۔

۱۹۷۰ء میں حضرت مفتی زین العابدین نوراللہ مرقدہٗ کی بڑی صاحبزادی سے نکاح ہوا، نکاح تبلیغی جماعت کے امیر حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحب نوراللہ مرقدہٗ نے پڑھایا۔

حضرت مفتی صاحبؒ کے چار بیٹے ہیں۔ مفتی محمد ضیاء مدنی، مفتی احمد ضیاء مدنی، مفتی حامد ضیاء مدنی، مفتی محمود ضیاء مدنی چاروں حافظ قرآن اور جامعہ اشرفیہ کے فارغ التحصیل عالم اور مفتی ہیں۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی دو صاحبزادیاں ہیں۔ ان میں سے بڑی صاحبزادی تبلیغی جماعت کے معروف بزرگ امیر العلماء حضرت مولانا عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے اور فیصل آباد کے دینی ادارے جامعہ عبداللہ بن مسعود کے مہتمم مولانا حفظ الرحمٰن بنوری کے نکاح میں ہے اور چھوٹی صاحبزادی تبلیغی جماعت کے معروف بزرگ میاں چنوں کے امیر حاجی صغیر صاحبؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے اور جامع مسجد مدرسہ ذوالنورین کے مہتمم مولانا ندیم انجم کے نکاح میں ہے۔

۱۹۷۷ء میں حضرت مفتی زین العابدین نوراللہ مرقدہٗ نے مرکزی جامع مسجد فیصل آباد جو کہ مسلک دیوبند کی مرکزی مسجد ہے میں اپنا جانشین اور مفتی شہر مقرر کیا، حضرت مفتیؒ مختصر عرصہ میں ہی شہر کی ہر دلعزیز شخصیت بن گئے۔

۱۹۶۴ء میں حضرت مفتی زین العابدینؒ نے دارالعلوم فیصل آباد میں امن کمیٹی کی بنیاد رکھی، مفتی ضیاء الحق صاحب نے اس کمیٹی کو فعال بنایا۔ حضرت مفتیؒ صاحب شہر کی واحد شخصیت تھے جن پر نہ صرف اپنے علماء اور تاجر برادری بلکہ تمام مکتبہ فکر کے علماء اور عوام حتیٰ کہ غیر مسلم بھی اعتماد کرتے تھے اور اپنے بڑے سے بڑے معاملات کو حل کروانے اور فیصلے کروانے کے لیے حضرت مفتی صاحبؒ کے پاس آتے تھے۔ فیصل آباد کے دو مشہور خاندان گجر اور ٹوانہ کی دشمنی جو کہ عرصہ بیس سال سے چل رہی تھی، دونوں طرف سے ۱۳۹ افراد قتل ہو چکے تھے، دونوں پارٹیاں اپنی ہار اور صلح کے لیے تیار نہ تھیں لیکن حضرت مفتی صاحبؒ نے ایک ماہ چودہ دن میں شریعت کے مطابق مقتول پارٹی سے دیت دلوا کر دونوں خاندانوں کی صلح کروائی۔

حضرت مفتی صاحبؒ نے امریکہ، یورپ اور مڈل ایسٹ کے تمام ممالک اور کویت، قطر، عرب امارات کے عام ملکوں کے تبلیغی دورے کیے۔ ۱۹۸۲ء میں قاضی کلاس کورس کے گروپ لیڈر بن کر مدینہ یونی ورسٹی، مکہ یونی ورسٹی، سعودی عرب میں لیکچر دیئے۔ امام کعبہ عبداللہ بن سبیل سے سند حدیث حاصل کی اور بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ ۱۹۸۴ء میں حکومت پاکستان کی طرف سے تحقیق فی الاسلام کورس کے امیر بن کر جامعۃ الازہر مصر گئے۔ ۱۹۸۷ء میں امریکہ اور کینیڈا کی مختلف یونی ورسٹیوں میں اسلام کی حقیقت کے موضوع پر لیکچر دیئے۔ کینیڈا کے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ مفتی صاحب ہر سال اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔ اس سال ناسازیٔ طبع کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے۔ ۲۶ رمضان المبارک کو جامعہ عبداللہ بن مسعود کے ۳۴ حفاظ کی دستار بندی کی اور رات ساڑھے گیارہ بجے تک مدارس کی ضرورت اور اہمیت پر بیان فرمایا، جمعۃ الوداع پڑھایا اور دعا کی کہ ۲۷ سال سے خطابت کے فرائض انجام دے رہا ہوں اور مقتدیوں کے لیے دعائیں کر رہا ہوں، اب میرے لیے دعا کریں کہ اللہ رمضان المبارک کی موت نصیب فرمائے۔

جمعہ کی افطاری تمام خاندان کے چھوٹے بڑوں نے مل کر کی۔ مولانا یوسف ثالث کے بیٹے کے ختم قرآن سے قبل ۱۶ تراویح خود پڑھائی، پھر بیان کیا۔ اس کے بعد ایک مسجد میں ختم قرآن پر بیان کیا اور رات دارالعلوم کی مسجد میں بیان کیا۔ صبح سحری کی اور آرام کیا۔ ساڑھے دس بجے ڈاکٹر کو بلوایا اور کہا کہ رات کو نیند بھی ٹھیک آئی ہے اور اٹھا بھی ٹھیک ہوں لیکن ابھی تھوڑی سے جسم میں تیزی معلوم ہو رہی ہے۔ بلڈ پریشر دیکھا تو زیادہ تھا۔ اسی وقت اللہ کی طرف متوجہ ہوئے، اہلیہ کو بلوایا اور لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ۔ یاحی یا قیوم، استغفر اللہ کا ورد کرنے لگے تقریباً ۱۰ بج کر ۵۰ منٹ پر اللھم انك عفو کریم تحب العفو فاعف عنا یاغفور یاغفور کہتے دائیں جانب سر کر لیا۔ إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

آناً فاناً اطلاع سارے شہر میں پھیل گئی۔ کسی کو یقین نہ آیا، رات ساڑھے نو بجے نماز جنازہ سے پہلے ان کے بڑے صاحبزادے مفتی محمد ضیاء مدنی نے رقت آمیز بیان کیا اور آنے والے لوگوں کو صبر کی تلقین کی۔ نماز جنازہ حضرت مفتی صاحب کے والد محترم حاجی شبیر احمد صاحب نے پڑھائی۔ حضرت مفتی صاحبؒ کی تدفین حضرت مفتی زین العابدین کے پہلو میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆